www.emarsiya.com

# مرثیہ

حیدرؑ بخدا عقدہ کشائے دوسرا ہے
کمزوروں کی طاقت ہے ضعیفوں کا عصا ہے
مردوں کا مسیحا ہے مریضوں کی دوا ہے
واللہ حدیثوں کی کتابوں سے لکھا ہے

آغاز میں اعجازِ امامت کی ثنا ہے
انجام میں اب خاتمۂ شیرِ خدا ہے

وارد ہوئی ناگاہ شبِ ضربتِ حیدرؑ
بس کھولتے ہی روزہ کمر باندھی اجل پر
اس شب تھے کبھی صحن میں گہہ حجرے کے اندر
ہمسائے کو ہر بار ندا دیتے تھے رو کر

حیدرؑ کی سواری سوئے فردوس چلی ہے
جاگو یہ شبِ قدر شبِ قتلِ علیؑ ہے

واللہ میں دو راتوں کا مہماں ہوں تمہارا
تر دیکھو گے کل خون سے ریشِ رخِ زیبا
برسے گا لہو تین دن افلاک سے ہر جا
اے صاحبو اس سال علیؑ حج میں نہ ہوگا

تم عید کے دن روؤ گے شبرؑ سے لپٹ کر
روئے گا حسنؑ باپ کے منبر سے لپٹ کر

کلثومؑ نے رو کر کہا وا حسرت و دردا
کیا بیٹیاں اب صبر کریں آپکو بابا
کس طرح یقیں تم کو ہوا اپنی اجل کا
فرمایا جو ارشادِ پیمبرؐ ہے وہ ہوگا

دو روز ہے دنیا میں بس اب قوت ہمارا
اکیسویں کو اٹھے گا تابوت ہمارا

www.emarsiya.com



ہر گھر میں صدا ہووے گی کل ہائے علی کی
کل روتی ہوئی آئیگی یاں روح نبی کی
حالت مرے غم میں نہ بجا ہوگی کسی کی
کل آئے گی یاں لاش پیمبر کے وصی کی

کل شیعہ بھی سر کھولیں گے اور اہلِ حرم بھی
زہرا کی صدا آئی کفن پھاڑیں گے ہم بھی

زینب سے روایت ہے کہ تھی چار گھڑی رات
مشتاقِ قضا گھر سے چلے سیدِ خوش ذات
تسبیح بکف جمع ہوئے ڈیوڑھی پہ سادات
واں شہ نے اذاں دی یہاں کی سب نے مناجات

گلدستہ ہو حیدر سے سرافراز ہمیشہ
یارب رہے دنیا میں یہ آواز ہمیشہ

پھر بعدِ اذاں کان میں آواز یہ آئی
اے شیعو علی قتل ہوئے حق کی دہائی
اس نوحے سے آگاہ ہوئی ساری خدائی
چہروں پہ نبی زادیوں نے خاک اڑائی

جنت سے نبی پھاڑ کے دامانِ کفن آئے
سر پیٹتے مسجد میں حسین اور حسن آئے

بابا کا لہو پہلے تو چہروں پہ لگایا
پھر دونوں نے مابینِ گلیم انکو اٹھایا
لے کر جو چلے رونا علی کو بہت آیا
شبیر نے پوچھا تو یہ حیدر نے سنایا

رونا یہ ہے جب حلق تو کٹوائیگا بابا
کوئی تیرا لاشہ نہ اٹھا لائیگا بابا

www.emarsiya.com



سب روتے ہوئے دوڑے کہ لاشہ وہیں آیا
حجرے میں یداللہ کو مسند پہ لٹایا
عباسؑ کو عباسؑ کی مادر نے بلایا
صدقے کی طرح گردِ علی اسکو پھرایا

اور بولی کہ یارب میرے والی کو شفا دے
صدقہ یہ پسر دیتی ہوں وارث کو بچالے

تھرا کے علی نے کہا غصے سے یہ اس آن
ہاں تھام زباں اپنی کدھر کو ہے تیرا دھیان
عباسؑ پہ تو صدقے میں عباسؑ پہ قرباں
عباسؑ کی تو کون ہے یہ فاطمہؑ کی جاں

بی بی کہیں زہرا کا عتاب آئے نہ تجھ پہ
شبیر کے فدیہ کو فدا کرتی ہے مجھ پہ

پھر شام کو افطار جو کرنے لگے مولا
اک ساغرِ شیر آپ نے قاتل کو بھی بھیجا
ضربِ دمِ شمشیر کا بدلہ تھا یہ گویا
اس نے نہ پیا پھیر دیا بولے یہ آقا

کہہ دو ارے خوش ہو تیرا زخمی نہ جیئے گا
پوچھ آؤ میرے ہاتھ سے شربت تو پیئے گا

پھر بولے کہ پردہ کرو قاتل کو بلاؤ
ہاں کھول کے مشکیں میرے آگے اُسے لاؤ
شربت کے بھی اور دودھ کے کوزے بھی بناؤ
جو میوے کے تحفے سے ہو تحفہ وہ منگاؤ

اس دم کوئی سمجھے نہ حقیر اسکو نظر میں
قاتل کی ضیافت ہے یداللہ کے گھر میں